فہرست مقالات تخصص فی علوم الحدیث

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

علی احمد۔صہیب ضیاء

تعارف وخدمات

برصغیر پاک وہند میں یوں تو فن حدیث میں نام پیدا کرنے والی شخصیات وقتاً فوقتاً پیدا ہوتی رہی ہیں، علمی دنیا آج بھی ان کے زیر بار احسان ہے، رضی الدینؒ صنعانی لاہوری (۵۷۷ھ۔ ۶۵۰ھ) شیخ علی متقی ہندیؒ (۸۸۸ھ۔۹۷۵ھ) اور علامہ محمد طاہر پٹنی (۹۱۰ھ۔۹۸۶ھ) وغیرہ محدثین کے نام سے شاید ہی کوئی علم سے ادنیٰ مناسبت رکھنے والا بھی نا آشنا ہو۔

لیکن شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ (۹۵۹ھ۔۱۰۵۲ھ) کی علمی کاوشوں سے یہاں حدیث، علم حدیث کی نشرواشاعت کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ بلاشبہ بعد ازاں برصغیر میں ایسی متعدد شخصیات پیدا ہوتی رہیں، علم حدیث میں جن کی برتری کا اعتراف پورے عالم اسلام نے کھلے لفظوں کیا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (۱۱۱۰ھ۔۱۱۷۶ھ)

علامہ محمد مرتضیٰ زبیدیؒ (۱۱۴۵ھ۔۱۲۰۵ھ)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (۱۱۵۹ھ۔۱۲۳۹ھ)

ملا عابد سندیؒ (۱۱۹۰ھ۔۱۲۵۷ھ)

شاہ عبدالغنی مجددیؒ (۱۲۳۵ھ۔۱۲۹۶ھ)

مولانا احمد علی (سہارنپوریؒ ۱۲۲۵ھ۔۱۲۹۷ھ)

مولانا عبدالحی لکھنویؒ (۱۲۶۴ھ۔۱۳۰۴ھ)

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ (۱۲۴۴ھ۔۱۳۲۳ھ) اور الامام انور شاہ کشمیریؒ (۱۲۹۲ھ۔

۱۳۵۲ھ) جیسے بیسیوں محدثین کے دم قدم سے نہ صرف برصغیر پاک وہند کا وقار اسلامی دنیا میں بلند ہوا بل کہ مشہور محقق اور وسعتِ نظر میں اپنی نظیر آپ علامہ زاہد الکوثریؒ ترکی (۱۲۹۶ھ۔ ۱۳۷۱ھ) کے بہ قول دسویں صدی ہجری کے نصفِ آخر کے بعد جب کہ سارے عالمِ اسلام میں علم حدیث کی سرگرمیاں ماند پڑ گئیں تھیں برصغیر میں یہ سرگرمیاں عروج پر تھیں (۱) گویا یوں کہنا چاہیے کہ اس وقت عالمِ اسلام کی علمی سربراہی کی سعادت برصغیر کو حاصل رہی۔ لیکن یہ علمی بیداری چند صدیوں کے بعد رو بہ زوال ہونے لگی تو اپنے دور کے نامور محدث حضرت سید یوسف بنوریؒ (۱۳۲۶ھ۔ ۱۳۹۸ھ) نے وقت کی نزاکت وضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے زیر اہتمام جامعہ میں ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۹۶۳ء کو شعبہ تخصص فی علوم الحدیث کا اجرا کیا، اور یوں برصغیر میں اس اہم اقدام میں اولیت کا شرف جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کے حصے میں آیا۔ تخصصات کے اس دور میں جب کہ ایک ایک علم مجموعۂ علوم کی حیثیت اختیار کر چکا ہے، اور محنت، جفاکشی وجان فشانی جیسی بلند صفات مسلسل پستی و زوال کا شکار ہیں تخصص فی علوم الحدیث کی اہمیت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

تخصص فی علوم الحدیث کا مختصر تعارف

تخصص فی علوم الحدیث کا دورانیہ دو سال ہے، پہلے سال طلبہ کو اہل نظر و محدثین کے اصولِ حدیث اور فنِ جرح وتعدیل کی چند اہم کتب درساً پڑھائی جاتی ہیں، جب کہ فن رجال، مشکلاتِ حدیث اور شروحِ حدیث وغیرہ کی اعلیٰ کتب کا مطالعہ اور ان سے متعلقہ حسبِ ضرورت و مناسبت تحقیقی کام کروایا جاتا ہے، اور دوسرے سال علمِ حدیث سے متعلقہ کسی اہم موضوع پر مقالہ تحریر کروایا جاتا ہے، یوں طلبہ کے اندر علمِ حدیث سے مناسبت، تحقیقی ذوق اور تصنیف کا سلیقہ اجاگر کیا جاتا ہے تاکہ امتِ مسلمہ کی علمی تحقیقی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے رجالِ کار مہیا ہوسکیں۔

چناں چہ اس وقت بھی اس شعبے سے فاضل شدہ متعدد شخصیات جو علمی، تصنیفی تدریسی اور تحقیقی دنیا میں ایک نمایاں مقام رکھتی ہیں، ملک اور بیرونِ ملک خدمتِ دین میں مصروف ہیں۔

دینی علوم میں بصیرت بل کہ کسی بھی علم وفن کے اندر مہارت پیدا کرنے میں کسی ماہرِ فن کی صحت ومجالست وہی حیثیت رکھتی ہے جو انسانی جسم میں ریڑھ کی ہڈی کی ہوا کرتی ہے، اور کسی بھی شاگرد وتلمیذ کے علمی مزاج وطبعیت کی تعمیر وتشکیل میں استاذ کے مزاج کا خاص دخل ہوا کرتا ہے،

اس لئے مناسب ہوگا کہ تخصص فی الحدیث میں یکے بعد دیگرے نگران رہنے والی شخصیات کی علمی حیثیت کا کچھ تعارف سامنے آجائے تا کہ ان کی نگرانی میں لکھے جانے والے مقالات اور ان کے زیرِ سایہ پرورش پانے والے تحقیقی ذوق کا کچھ اندازہ ہو سکے۔ اس شعبے کے سب سے پہلے مشرف ونگران مولانا ادریس میرٹھیؒ صاحب ہیں۔

مولانا ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، نگران از ۱۳۸۳ھ تا ۱۳۹۷ھ

ولادت ۱۹۱۱ء محدث العصر الامام انور شاہ کشمیریؒ کے قدیم اور قابل تلامذہ میں سے ہیں، آپ نے دارالعلوم دیوبند میں مشاہیر اہلِ علم سے تعلیم وتربیت حاصل کی اور ۱۳۴۴ھ میں مروجہ تعلیم سے فراغت پائی۔ ابتدا میں مولانا نے ہندوستان میں اور پھر تقسیم کے بعد پاکستان میں مولوی فاضل ومنشی فاضل کے امتحان کی تیاری کے لئے ادارۂ شرقیہ کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا، جو ایک عرصے تک خدمات انجام دیتا رہا، اس کے ساتھ ہی ۱۳۷۷ھ میں دارالعلوم کراچی سے وابستہ ہو گئے اور چار سال کے بعد جامعۃ العلوم الاسلامیہ سے وابستگی اختیار کر لی جو وفات تک قائم رہی، اس چار سالہ دور میں مفتی تقی عثمانی صاحب زید مجدہم کو ان سے دیوانِ حماسہ پڑھنے کا موقع ملا، مفتی صاحب نے مولانا کے درس کا بہت خوبصورت تعارف کروایا ہے، جس سے مولانا کے علومِ عربیت میں دسترس اور تحقیقی ذوق کا اندازہ ہوتا ہے، فرماتے ہیں کہ مولانا اپنے حماسہ کے درس میں الفاظ کی لغوی تحقیق اور نحوی ترکیب کے علاوہ شعر کے مختلف ممکن معانی پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالتے اور اس کے ذیل میں عربوں کی معاشرت، ان کی تاریخ، ان کے عادات ونفسیات اور بالخصوص جاہلی اور اسلامی عہد کے درمیان پیدا ہونے والے فرق کی ایسی وضاحت فرماتے کہ طلبہ کے سامنے عرب کی خانہ بدوش اور قبائلی زندگی کا نقشہ کھنچ جاتا۔ جاہلیت کی شاعری میں مشاہدہ کی جو قوت اور ذہنوں کی نفسیاتی کیفیت کا جو بے ساختہ بیان پایا جاتا ہے اس سے خود بھی لطف لیتے اور پڑھنے والے کو بھی اس لطف میں حصہ دار بناتے۔ (۲)

قاری طیب قاسمی صاحبؒ (۱۳۱۵ھ۔۱۴۰۳ھ) دارالعلوم دیوبند کی طرف سے جاری کردہ سند میں مولانا کے متعلق لکھتے ہیں کہ زمانۂ تعلیم میں تمام ارکان دارالعلوم واساتذہ ان کے چال چلن ورویئے سے خوش رہے، اور ان کو ہونہار قابل اور قابلِ اعتماد طالب علم سمجھتے رہے، حق تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ جو علمی خدمت ان کے سپرد کر دی جائے گی وہ باحسن وجوہ اس کی انجام

دہی میں کام یاب ثابت ہوگئے۔

مفتی احمد الرحمٰن صاحبؒ (متوفی ۱۹۹۱ء) مولانا کے تعارف وخدمات کے شکریئے واعتراف میں یوں رقم طراز ہیں: تمام علوم کے جامع خصوصاً علومِ حدیث اور ادب میں خصوصی اور امتیازی مقام رکھتے ہیں، پیرانہ سالی کے باوجود جفاکشی وجان فشانی اور شبانہ روز ان تھک محنت میں اپنی نظیر آپ ہیں، آپ ہی کی محنت کا نتیجہ ہے کہ آپ کی نگرانی میں تخصص فی الحدیث کے شعبہ میں بڑی کام یابی حاصل ہوئی ہے، اور ایسے رجال کار پیدا ہوئے جو علومِ حدیث کی کماحقہ خدمت انجام دے رہے ہیں۔ (۳)

موصوف بنوری ٹاؤن میں درسِ نظامی کی اہم کتب کی تدریس بھی فرماتے رہے، اور وفاق المدارس کی نظامت پھر مفتی محمودؒ (المتوفی ۱۹۸۰ء) کی وفات کے بعد اس کی صدارت اُس کے ساتھ ساتھ ''بینات'' کی ادارت جیسی مصروفیات کی بنا پر زیادہ تصانیف یادگار نہیں چھوڑیں۔ آپ کی تصانیف میں سنت کا تشریعی مقام، آپ حج ایسے کریں، اور ریاض الصالحین کے منتخب ابواب کا ترجمہ وغیرہ اور کچھ مقالات شامل ہیں، آپ کی وفات ۱۴۰۹ھ مطابق ۱۹۸۹ء کو ہوئی اور تدفین دارالعلوم کراچی کے قبرستان میں ہوئی۔ (۴)

مولانا عبدالرشید نعمانی رحمۃ اللہ علیہ، نگران از ۱۳۹۸ھ تا ۱۴۱۱ھ

ولادت ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۹۱۵ء۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد اور میزان الصرف سے صحیح بخاری کے ابتدائی اسباق تک درسِ نظامی کی اکثر وبیشتر کتابیں مولانا قدیر بخش بدایونیؒ (متوفی ۱۹۵۶ء) سے پڑھیں، ۱۹۳۴ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماء گئے اور شیخ الحدیث مولانا حیدر حسن خان ٹونکیؒ (۱۳۶۱ھ) کی خدمت میں رہ کر حدیث وعلومِ حدیث میں مہارت حاصل کی۔

۱۹۳۸ء میں حیدر آباد دکن تشریف لے گئے اور چار سال مولانا محمود حسن خان (متوفی ۱۳۶۶ھ) کی خدمت میں رہ کر ان کے ماتحت معجم المصنفین کی تصنیف میں شریک رہے، جس سے تاریخ علوم اور مصنفینِ اسلام سے اچھی طرح واقفیت حاصل ہوئی۔ ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۷ء تک ندوۃ المصنفین دہلی کے رکن رہے۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان ہجرت فرمائی۔

دو سال ٹنڈ اللہ یار میں تدریس کی اور ۱۹۵۴ء میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ سے وابستہ ہوئے اور فقہ، اصولِ فقہ، حدیث، اصول حدیث اور بخاری شریف کے علاوہ تمام صحاحِ ستہ وغیرہ کتبِ

حدیث کا درس دیا۔

۱۹۶۳ء میں جامعہ اسلامیہ بھاول پور سے وابستہ ہوئے، ابتدا شعبہ حدیث میں استاد و نائب رئیس پھر ۱۹۷۴ء میں شعبہ تفسیر میں رئیس اور پھر کلیۃ العلوم الاسلامیۃ کے سربراہ قرار پائے۔ ۱۹۷۶ء میں دوبارہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ سے منسلک ہوئے اور پھر تخصص فی العلوم الحدیث کے نگران مقرر ہوئے، اور ۱۹۹۱ء تک برابر نگران رہے۔ ۱۹۹۱ء تا ۱۹۹۶ء مدرسہ عائشہ للبنات میں بخاری اور طحاوی کا درس دیا۔ مولانا کا بلند علمی مقام کسی دلیل کا محتاج نہیں بہ طور نمونہ ہم ان کے متعلق صرف دو حضرات کی رائے نقل کرتے ہیں:

مولانا مناظر احسن گیلانیؒ (۱۸۹۲ء۔۱۹۶۷ء) صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن خاص مولانا کے لئے تحریر کردہ سند میں لکھتے ہیں:

میرے نزدیک یہ اپنی موجودہ قابلیت اور متوقع کمال کی بنیاد پر اس کے مستحق ہیں کہ ہر قسم کے ذمے دارانہ کام جن کا تعلق اسلامی علوم کی تدوین وتصنیف یا ازیں قبیل افتا وقضا کو حسن خوبی کے ساتھ انجام دے سکتے ہیں، کیوں کہ ان خدمات کے لئے جس علمی سرمایئے کی ضرورت ہے اس کا کافی حصہ انہوں نے جمع کرلیا ہے۔''

گیلانی صاحب نے مولانا کے متعلق عین شباب جن نیک توقعات کا اظہار کیا تھا یا یوں کہئے کہ جن صلاحیتوں کے ان کے اندر پائے جانے کی گواہی دی تھی ادھیڑ عمر میں وہ صلاحیتیں اچھی طرح نکھر کر سامنے آچکی تھیں، جس کی گواہی نامور عرب محقق شیخ عبدالفتاح ابوغدہ (۱۳۳۶۔۱۴۱۷ھ) یوں دیتے ہیں:

هو من آفذاذالعلماء المحققين فى تلك الديار علماً وفهماً وزهداً وتقىً أو قاته معمورة ليلا ونهارابذكرو تلاوته او وعظ وارشادٍ او تحقيق ومطالعة، او تدريس وتعليم، اوتصنيف وتاليف و اكبر شغله الدرس والأفادة والبحث والمطالعةوله تصانيف ممتعه فاتقه فى علوم الحديث وغيره وبحوث علمية ومقالات مفيده، فى شتى الفنون (۵)

''وہ پاکستان کے ان علماء محققین میں سے ہیں جو علم وفہم، زہد وتقویٰ میں یک تا وروزگار ہوتے ہیں۔ ان کے شب وروز، ذکر وتلاوۃ، وعظ وارشاد، تحقیق ومطالعہ، تدریس وتعلیم، تصنیف وتالیف، میں صرف ہوتے ہیں۔ ان کا اہم ترین مشغلہ درس وافادہ خلق اور جستجو ومطالعہ ہے۔ ان کی

علوم حدیث میں مفید اور معیاری تصانیف ہیں، اور مختلف فنون میں علمی مباحث اور مفید مقالات ہیں، اور شیخ عبدالفتاح تو مولانا کا نام ذکر کرتے ہوئے چھ سات القاب سے کم پر اکتفاء نہیں کرتے مثلاً الاستاذ العلامہ البحاثہ المحقق المحدث الفقیہ الموفق الاخ العزیز مولانا الشیخ، یہ القاب یک جاان کو ہدیہ کئے گئے۔ مقالات الکوثری پر تحریر فرماتے ہیں۔ مولانا نعمانی کی سولہ مستقل تصانیف ہیں جن میں سے چند یہ ہیں، لغات القرآن، ابن ماجہ اور علم حدیث، الامام ابن ماجہ و کتابہ السنن، مکانہ الامام ابی حنیفہ فی الحدیث وغیرہ مؤخر الذکر دو کتابیں شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کی تحقیق کے ساتھ بیروت اور پھر پاکستان سے بھی چھپ چکی ہیں۔ تحقیقی مقالات اور کتابوں کے شروع میں لکھے گئے علمی مقدمات اس کے علاوہ ہیں۔

مولانا نعمانیؒ مولانا حیدر حسن خان ٹونکیؒ خلیفہ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ، اسی طرح حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے مجاز بیعت بھی تھے، مولانا کی وفات ۱۴۲۰ھ کو ہوئی، اور آپ جامعہ کراچی کے قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں۔(۶)

ڈاکٹر مولانا عبدالحلیم چشتی مدظلہ، نگران از ۱۴۱۲ھ تا حال

ولادت ۱۶ اپریل ۱۹۲۹ء ذوالقعدہ ۱۳۴۷ھ بہ مقام جے پور ابتدائی تعلیم مدرسہ تعلیم الاسلام جے پور ۱۹۴۴ء تا ۱۹۴۹ء دارالعلوم دیوبند میں شرح جامی سے دورۂ حدیث تک درس نظامی پڑھا، اور حضرت سید حسین احمد مدنیؒ و دیگر مشاہیر دیوبند سے تعلیم و تربیت حاصل کی۔ بعدازاں ۱۹۶۷ء ایم اے اسلامیات کراچی یونیورسٹی ۱۹۷۰ء ایم اے لائبریری سائنس ۱۹۸۱ء میں پی ایچ ڈی لائبریری سائنس کی، اور پاکستان کی جامعات میں پہلی مرتبہ جامعہ کراچی سے علم کتب خانہ میں پی ایچ ڈی کا دروازہ کھلا۔ ۱۹۵۴ء تا ۱۹۸۷ء ۳۳ سال لیاقت نیشنل لائبریری، جامعہ کراچی، بیرو یونیورسٹی کانو نائجیریا کی لائبریریوں میں پیشہ ورانہ انتظامی خدمات سرانجام دیں، کتابوں اور کتب خانوں کی اس طویل رفاقت میں مختلف علوم اور اسلامی تصنیفات سے گہری واقفیت کو جنم دیا۔

۱۹۸۸ء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں تخصص فی الفقہ الاسلامی کے تحقیقی مقالوں کے نگران مقرر ہوئے، ۱۹۹۲ء میں تخصص فی العلوم الحدیث کے نگران مقرر ہوئے اور تا حال اس کے نگران ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل اور عمر میں برکت دے۔ موصوف کی علمی و تحقیقی حیثیت کا اندازہ معروف محققین کی درج ذیل آرا سے کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر انیس خورشید (۱۹۲۴ء ۲۰۰۸ء) ڈائرکٹر اسلامک لائبریری انفارمیشن سنٹر آپ کے مقالے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آپ نے اپنے ایم اے کے تحقیقی مقالے کے لئے دوراموی کے کتب خانوں جیسے دقیق مضمون کو منتخب کیا اور بہ حسن وخوبی اپنی پہلی ہی کوشش میں اس پر خصا مواد بھی اکھٹا کر دیا ہے، اب اس موضوع کے بہت سے بریک پہلو ہماری نظر کے سامنے آگئے ہیں، اور یوں ان پر ایک مستند تحقیقی کام کرنے کے امکانات روشن ہو گئے ہیں زیر نظر مقالہ پڑھتے وقت مجھے بار بار فاضل مقالہ نگار کی فراست اور اس مضمون پر ان کی گہری نظر کا معترف ہونا پڑا، عربی زبان کے وہ بے شمار حوالہ جات جن کی اس مقالے میں نشان دہی کی گئی ہے وہ مولانا چشتی کی دقیق النظری کی غمازی کرتے ہیں۔

مولانا عبدالعزیز میمنی (۱۸۸۸ء ۱۹۷۸ء) مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، جامعہ کراچی، دانش گاہِ پنجاب کے پروفیسر وسربراہ اور مجمع اللغۃ العربیۃ دمشق کے رکن نے بیرو یونیورسٹی نائیجیریا کے موصوف کے تقرر کے سلسلے میں ان کی علمی حیثیت کے متعلق استفسار پر درج ذیل الفاظ میں تعارف کرایا:

انّی منذانتقلت الیٰ کراجی ۱۰۔۳۔۱۹۵۵م قبل عشرین عاماً ورأیت فیمن لقیتھم من علماء الدین والعربیه نحوعشرة من العلماء الذین یشارالیھم بالبنان واللسان فوجدت فیما بینھم صاحبناالاستاذالخبیر عبدالحلیم نشیطاًمجتھداًمنذ ذلك الحین الیٰ یوم النّاس ھذاله اکثر من ۱۰ مؤلفات بالاردووالعربیه ولا یزال یصدّر کل عامٍ کتاباًیدلّ علیٰ خبرته الواسحة واطلاعه التّام علیٰ المکاتب والخزائن العلمیة (۱۳؍۴؍۱۹۷۵ء)

مجھے کراچی منتقل ہوئے بیس سال ہونے کو ہیں از (۱۰۔۳۔۱۹۵۵م) اس عرصے میں میں جن علمائے دین وعربیّت سے ملا ہوں ان میں دس کے قریب ایسے علما ہیں جن کی طرف انگلیوں اور زبانوں سے اشارے کئے جاتے ہیں، ان میں سے ایک ہمارے ساتھی باخبر استاذ عبدالحلیم ہیں، جو اس زمانے سے آج تک محنتی اور چاق وچوبند ہیں، ان کی اردو عربی میں دس سے زیادہ تالیفات ہیں، اور مسلسل ہر سال ایک کتاب شائع کرر ہے ہیں، جو ان کی علمی لائبریریوں اور کتب خانوں کے متعلق وسعتِ معلومات اور مکمل آگاہی کی دلیل ہے

فوائد جامعه بر عجالۂ نافعه، تذکرۂ امام جلال الدین سیوطیؒ البضاعة

المزجاۃ لمن یطالع المرقاۃ فی شرح المشکوٰۃ

تحقیقی مقالات اور کتابوں میں لکھے گئے علمی مقدمات اس کے علاوہ ہیں، موصوف حضرت نفیس الحسینیؒ کے مجازِ بیعت ہیں۔ (۷)

تخصص کے مقالات

مذکورہ بالا علماء محققین کے زیرنگرانی واشراف تحریر کئے جانے والے مقالات اس معیار کے تھے اس کا اندازہ حضرت بنوریؒ کی اس خواہش سے ہوتا ہے جوان مقالات کی اشاعت سے متعلق ان کے دل میں پرورش پارہی تھی چناں چہ ایک جگہ چند مقالات کا تذکرہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

یہ چھ کتابیں ابھی مکمل زیورِ طبع سے آراستہ نہیں ہوسکیں، جس وقت امت کے سامنے یہ ذخیرہ اور حفاظتِ حدیث کی یہ خدمت آجائے گی تو ان شاء اللہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ (جامعہ کا سابقہ نام) کے اساتذہ و متخصص طلبہ بھی حامیانِ سنت وحدیث رسول اللہ ﷺ کے زمرے میں شامل ہونے کا شرف حاصل کرسکیں گے۔

وما ذلك علىٰ الله بعزيز (۸)

حضرت کے اشتیاق کی عنداللہ مقبولیت ملاحظہ کیجئے کہ پھر وہ وقت بھی آیا کہ بعض مقالے دیو بند اور بعض بیروت سے بھی شائع ہوئے، جن میں سے بعض پر عرب کے نامور محققین نے بلند الفاظ میں تقاریظ بھی ثبت فرمائیں، جب کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ عرب محققین کو عجمی تحقیقات کا قائل کرانا کتنا مشکل کام ہے۔ ذیل میں چند مطبوعہ مقالات کا مختصر تعارف درج کیا جاتا ہے۔

السنة النبوية ومكانتها في ضوء القرآن الكريم

یہ ڈاکٹر حبیب اللہ مختار صاحبؒ (۱۹۴۴ء۔۱۹۹۷ء) کا مقالہ ہے، اولاً اس کا ترجمہ "سنتِ نبویہ اور قرآن کریم" کے نام سے سن ۱۴۰۰ھ میں مجلس دعوۃ وتحقیق اسلامی نے مولانا عبدالرشید نعمانی کی نظر ثانی کے بعد شائع کیا، پھر اصل عربی مقالہ ۱۴۰۷ھ میں مکتبہ بنّوریہ بنّوری ٹاؤن نے شائع کیا، اس مقالے کا مقصد قرآنِ کریم سے حجّیتِ حدیث کو ثابت کرنا ہے۔

ڈاکٹر صاحب مقدمے میں فرماتے ہیں:

اس عظیم مقصد کے لئے بندے نے دومرتبہ قرآن کا اوّل سے آخر تک غور وخوض اور تدبر وامعان کے ساتھ مطالعہ کیا، اور موضوع سے متعلق خاص خاص آیات منتخب کر کے ان کی شرح وتفسیر

کے لئے احادیث نبویّہ، اقوالِ سلف صالحین اور شروحِ محققین کو یک جا کرنے کی حتی الوسع کوشش کی، جو اس رسالے میں قارئین کے سامنے ہے۔

مقالے کی اہمیت کے لئے مقالہ نگار کا نام ہی کافی ہے۔

الکتب المدوّنۃ فی الحدیث واصنافہا وخصائصہا

مولانا محمد زمان کلاچوی کے اس مقالے کا ترجمہ المصنفات فی علوم الحدیث کے نام سے القاسم اکیڈمی نوشہرہ سے ۱۴۲۷ھ میں شائع ہو چکا ہے۔ اس مقالے میں علومِ حدیث سے متعلقہ ۲۵۴ کتبِ حدیث کا تعارف کرایا گیا ہے۔ مطبوعہ کتب کے پیش لفظ میں حضرت بنوریؒ کا یہ تبصرہ نقل کیا گیا ہے: حدیث کی کتابوں کا تفصیلی تعارف تو اپنی جگہ شائقین اتنی ڈھیر ساری حدیث کی کتابوں کے نام بھی پڑھ لیں تو یہ بھی ایک سعادت ہے۔ کتاب میں مزید اصلاح اور ضروری اضافوں کی گنجائش ہے۔

مسانید الامام ابی حنیفۃ وعدد مرویاتہ من المرفوعات والاٰثار

مولانا امین اورکزئی کا مقالہ ۱۳۹۸ھ کو مجلس دعوت وتحقیق اسلامی کے زیرِ اہتمام شائع ہوا، اس کے بعد ہنگو سے دو مرتبہ شائع ہو چکا ہے، مولانا امین اورکزئی ان دو خوش قسمت افراد میں سے ہیں جن کو حضرت بنوری نے اپنا دست وبازو قرار دیا۔ موصوف کے اس مقالے پر محدث نعمانی کی جانب سے درج ذیل الفاظ میں سند موجود ہے:

> قد وفّی البحث حقّہ، وتکلم علی جمیع انحاء الموضوع والیٰ بغودالنقول، واجتنب الھذروالفضول مع الوجازۃ وحسن البیان فللہ درہ وعلیہ اجرہٗ
>
> موصوف نے بحث کا حق ادا کر دیا ہے، اور موضوع سے متعلق تمام اطراف وجوانب پر گفتگو کی ہے، اختصار اور حسنِ بیان کے ساتھ فضولیات ولغویات سے اجتناب کرتے ہوئے عمدہ منقولات کو درج کیا ہے۔ اللہ ہی کے لئے اس کی خوبی ہے، وہی اس کا اجر دے گا۔

فاضل محقق نے ابتدا امام صاحب کے حالات قلم بند کئے ہیں، جس میں علم حدیث امام کی شخصیّت ومقام کو بڑی خوبی کے ساتھ واضح کیا ہے، اور حدیث کے حوالے سے امام صاحب پر

ہونے والے اعتراضات کے شافی جوابات دیے ہیں، اس کے بعد امام صاحب کی احادیث کو جمع کرنے کے لئے لکھی جانے والی مسانید میں سے بیس سے زائد مسانید اور ان کے مرتبین کے حالات درج کئے ہیں، آخر میں جامع المسانید للخوارزمی میں امام صاحب کی مرویات کی تعداد ذکر فرمائی ہے، موصوف کے اعداد وشمار کے مطابق ان کی تعداد حسبِ ذیل ہے:

کل مرویات کی تعداد ایک ہزار سات سو دس

مرفوع احادیث — نو سو سولہ

غیر مرفوع احادیث — سات سو چورانوے

الکلام المفید فی تحریر الاسانید

مولانا روح الامین کا یہ مقالہ (۱۴۲۵ھ) میں مکتبہ حجاز دیوبند سے مولانا سعید احمد پالن پوری استادِ حدیث دارالعلوم دیوبند کے تعرفی کلمات کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ مقالہ نگار نے اس مقالے میں تفصیل کے ساتھ مولانا عبدالرشید نعمانی اور اختصاراً اپنے دیگر دارالعلوم دیوبند کے اساتذۂ حدیث کے شیوخ اور ان کی مرویات کو جمع کیا ہے۔

ابتدا میں ایک مفید مقدمہ ہے جس میں بعض علمی اصطلاحات کی وضاحت کی گئی ہے، پھر کتاب کو دو ابواب پر تقسیم کیا ہے، پہلے باب میں مولانا نعمانی کی سولہ مشہور کتب حدیث کی اسانید اور ان کے رجال کے احوال درج کئے ہیں، وہ کتبِ حدیث درج ذیل ہیں:

۱۔ کتاب الآثار لأبی حنیفہؒ — ۲۔ مؤطأ امام مالکؒ روایۃ یحییٰ اندلسی

۳۔ مؤطأ امام مالکؒ روایۃ امام محمد — ۴۔ مسند امام شافعیؒ

۵۔ سنن امام شافعیؒ — ۶۔ مسند امام احمد بن حنبلؒ

۷تا۱۲۔ صحاح ستہ — ۱۳۔ شرح معانی الآثار

۱۴۔ جامع المسانید للخوارزمی — ۱۵۔ مشکوٰۃ المصابیح

۱۶۔ حصن حصین

دوسرے باب میں فاضل مقالہ نگار نے اپنے دارالعلوم دیوبند کے اساتذۂ حدیث کی اسانید اور رجالِ سند کا تذکرہ کیا ہے، کتاب کے آخر میں جامع فہارس ہیں جن کی وجہ سے کتاب سے استفادہ آسان ہوگیا ہے۔ اس کتاب پر مولانا عبدالرشید نعمانی اور مولانا سعید احمد پالن پوری

کی جانب سے موصوف اور ان کے مقالے کے متعلق کلماتِ تحسین ثبت ہیں، اور مؤخر الذکر نے یہ بھی تصریح کی ہے کہ میں نے اپنی کتاب ''مشاہیر محدثین وفقہا، وتذکرہ راویانِ کتب حدیث، کی تألیف میں اس مقالے سے بہت استفادہ کیا، اسی طرح شیخ عبد الفتاح ابو غدہ نے بھی ''الامام ابن ماجۃ وکتابہ السنن'' کے شروع میں نعمانی صاحب کے حالات کے سلسلے میں اسی کتاب سے استفادہ کرنے کی تصریح کی ہے۔

احادیث تلامیذ الامام الاعظم واحادیث العلماء الاحناف فی الصحیح البخاری

مولوی مفیض الرحمٰن چاٹگامی صاحب کا مقالہ ہے، جس میں انہوں نے امام ابوحنیفہؒ کے تلامذہ ودیگر حنفی علماء کا تذکرہ کیا ہے، جن سے امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں احادیث روایت کی ہیں۔

مقالہ نگار کا طرز یہ ہے کہ حنفی راوی کے حالات ذکر کرتے ہیں پھر ان کی چند روایات کو ذکر کر کے ایسے بقیہ ابواب کی نشان دہی کر دیتے ہیں، جن میں امام بخاریؒ نے ان کی روایات ذکر کی ہیں، یوں اس مقالے میں ۱۱۵ حنفی رواۃِ صحیح بخاری کا تذکرہ آ گیا ہے۔ اس کتاب پر تخصص فی علوم الحدیث کے نگران ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی اور جامعہ اسلامیہ بغداد کے سابق رئیس اور بہت سی کتابوں کے مصنف ڈاکٹر بشار عواد معروف بغدادی کی تقاریظ درج ہیں، ڈاکٹر بشار صاحب لکھتے ہیں ''مقالہ نگار نے موضوع کا اچھا احاطہ کیا ہے، اور اس میں مذکور راویوں کے سلسلے میں فن رجال کی بہت سی کتابوں کی بہترین چھان بین کی ہے''۔

اور چشتی صاحب نے اس پر تائیدی کلمات فرمائے ہیں۔ یہ مقالہ ''الوردۃ الحاضرۃ'' کے نام سے ۱۴۲۳ھ میں زمزم پبلشرز کراچی سے طبع ہوا ہے۔

ثنائیات الامام الاعظم أبی حنیفہ

مولوی عبد العزیز یحییٰ السعدی ایرانی کا مقالہ ہے، جو اوّلاً دار الکتب العلمیۃ بیروت سے ۱۴۲۶ھ اور پھر مکتبہ علمیہ بنوری ٹاؤن سے طبع ہو چکا ہے۔ اس کتاب پر ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی صاحب اور شام کے مشہور محقق ڈاکٹر نور الدین عتر کی تقریظ ثبت ہے۔ ڈاکٹر عترؔ صاحب اپنی تقریظ پر اس اہم کام میں غیر معمولی تأخیر کا تذکرہ کرنے کے بعد مقالہ نگار کے اس کام کو سراہتے ہوئے فرماتے ہیں موصوف نے باریک بینی اور تفصیل کے ساتھ مسانید امام اعظم سے احادیث کو جمع کیا پھر صحاح، سنن اور مسانید وغیرہ سے اس کی تخریج کی، اور امام صاحب کی سند اور دیگر

محدثین کی سند کے یک جا ہونے کی وضاحت کی، اس کے ساتھ رواۃ پر جرحاً وتعدیلاً کلام کیا، ان کی بحث موضوع کے تمام اطراف کو شامل ہے اور ان کی تحقیق کامل ومکمل ہے۔ عتر صاحب نے اس جانب بھی توجہ دلائی ہے کہ ثنائیاتِ امام اعظم کا جمع ہونا ایک قابل فخر عمل ہے، اس کی بنا پر مسلمانوں کو تمام عالم پر اپنی خصوصیتِ سند، خاص طور پر عالی سند اور اس سے بڑھ کر امام صاحب کی ان جیسی عالی سندوں کی بنا پر بہ جا طور پر عزّت وافتخار کا حق حاصل ہے۔

ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی نے بھی موصوف کی محنت کو سراہا ہے اور ان کی اس کاوش کو اسلام کی اہم ترین ثقافتی خدمت قرار دیتے ہوئے امت پر باقی اس قرض کو چکانے پر مبارک باد پیش کی ہے۔

فاضل محقق نے اس مقالے کو پانچ ابواب پر تقسیم کیا ہے، پہلے باب میں اسناد، اسنادِ عالی، اور ثنائیات کی تعریف واہمیت سے بحث کی ہے۔ دوسرے باب میں اختصار وجامعیت کے ساتھ امام صاحب کے حالات قلم بند کئے ہیں، اور امام صاحب کی بیس سے زیادہ مسانید اور ان کے مؤلفین کے حالات ذکر کئے ہیں، تیسرے باب میں ثنائیات کو مسانید صحابہ کی ترتیب سے ذکر کیا ہے، جن کی تعداد ۲۱۹ تک پہنچتی ہے، اور ساتھ ہی شرح وبسط کے ساتھ ان احادیث کی دیگر متداول کتابوں سے تخریج کی ہے، چوتھے باب میں ان ۱۳۵ احادیث کو ذکر کیا ہے جو بظاہر تو ثنائیات محسوس ہوتی ہیں مگر انقطاع وغیرہ کی وجہ سے ثنائیات کی قبیل سے نہیں ہیں، جب کہ پانچویں باب میں ثنائیات میں مذکور صحابہ وتابعین کے حالات کا تذکرہ کرنے کے ساتھ ساتھ حضرات تابعین کے متعلق ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کو ذکر کیا ہے۔

الجمع بین الآثار

مولانا محمد ایوّب رشیدی صاحب کا مقالہ ہے، اس میں انہوں نے ان روایات کو جمع کیا ہے جو کتاب الآثار لامام محمد اور کتاب الآثار لأبی یوسف دونوں میں موجود ہیں۔ یہ مقالہ ایک مقدمے، دو اقسام اور خاتمے پر مشتمل ہے، مقدمہ میں کتاب الآثار، اہمیتِ موضوع اور مقالہ نگار نے اپنے اختیار کردہ اسلوب کے حوالے سے ضروری معلومات فراہم کی ہیں۔ قسم اوّل میں متفق علیہ آثار ذکر کئے ہیں جن کی تعداد ۴۴۹ ہے، اور ان کو ۲۱۷ ابواب پر تقسیم کیا ہے، حاشیے میں ان آثار کی تخریج ودیگر مسانیدِ امام اعظمؒ وکتب متداولہ مشہورہ سے کی گئی ہے۔

قسمِ ثانی میں کتاب کے اندر مذکور رواۃ کے احوال اور ان کے متعلق ائمہ جرح وتعدیل کے

اقوال ذکر کئے ہیں، ان رواۃ کی تعداد ۲۳۲ ہے۔ خاتمے میں مقالہ نگار نے اس مقالے کی تحقیق سے حاصل ہونے والے چند نتائج کا ذکر کیا ہے۔ کتاب سے استفادہ آسان کرنے کے لئے آخر میں جامع فہرستیں بنا دی گئی ہیں۔ کتاب کی ابتدا میں تخصص فی علوم الحدیث کے مشرف، نگران ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی کا ایک طویل مقدمہ ہے۔ یہ مقدمہ دو ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلے باب میں فقۂ اسلامی اور عہد رسالت میں صحابہ کرامؓ کی فقہی تربیّت کے نبوی اسلوب ومنہج سے بحث کی گئی ہے، اسی طرح عہد صحابہ وتابعین میں فقہی تربیت کے لئے اختیار کردہ صحابہ وتابعین کرام کے اسلوب کی وضاحت کرتے ہوئے ان ادوار میں فقہی ارتقا پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ عہد رسالت میں صحابہ کرام کے اندر فقہی بصیرت پیدا کرنے کا موضوع خصوصیت کے ساتھ موضوع بحث بننے سے محروم تھا، مؤلف موصوف نے سب سے پہلے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس کمی کو پورا فرمایا۔ جب کہ دوسرا باب دو فصلوں پر مشتمل ہے:

پہلی فصل میں قدرے تفصیل سے امام محمدؒ کے علم حدیث کے اندر بلندئ مرتبے سے بحث کی گئی ہے، اور نہایت خوبی کے ساتھ فنِ رجال، فقہ اسلامی اور علومِ عربیہ میں ان کے مرتبۂ عالی کی وضاحت کے ساتھ ساتھ معترضین کی جانب سے کئے جانے والے اعتراضات کے تسلّی بخش اور شافی جوابات دیئے ہیں۔ دوسری فصل میں اختصار کے ساتھ امام ابو یوسفؒ کے حدیثِ رسول ﷺ، فقہ واجتہاد اور فنِ اسماء الرجال میں مقام ومرتبے اور ان کی تدوینِ اصولِ فقہ کا تذکرہ کیا ہے، موصوف کا یہ مقدمہ جو ایک مستقل کتاب کی شان رکھتا ہے جو ان کی دقّتِ نظر، فہمِ رسا، وسعتِ مطالعہ اور نقطہ آفریں طبعیت کا آئینہ دار ہے۔ قبل ازیں اس مقدمے کا باب اوّل اردو زبان میں ''السّیرۃ'' عالمی کراچی (شمارہ ۶، ۷ رمضان ۱۴۲۲ھ اور ربیع الاوّل ۱۴۲۳ھ) میں شائع ہو چکا ہے۔ یہ مقالہ زمزم پبلشرز کراچی سے ۱۴۲۶ھ میں شائع ہوا۔

دراسات فی اصول الحدیث علی منہج الحنفیہ

دراساتِ حنفیہ کے اصول پر حال ہی میں چھپ کر آنے والا مولوی عبدالمجید ترکمانی کا وہ قابلِ قدر مقالہ ہے جس پہ بہ جا طور پر جامعۃ العلوم الاسلامیۃ کو فخر کرنے کا حق ہے۔

یہ مقالہ عمدہ مباحث، انوکھی تحقیقات اور لابدّی مسائل پر مولف کی قابلِ رشک عرق ریزی کا ایک حسین مجموعہ ہے یہ مقالہ ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب کی زیرِ نگرانی تحریر کیا گیا، ڈاکٹر صاحب

نے اپنے مقدمے میں موضوع کی اہمیت اور مقالے کی علمی حیثیت کی وضاحت کی ہے، ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اسی کا خلاصہ یہاں درج کرنے پر اکتفا کریں، ملاحظہ ہو:

ہمارے یہاں مدارس میں محدثین و اہل اثر کے اصولِ حدیث پڑھے پڑھائے جاتے ہیں جیسا کہ داخلِ نصاب کتاب ''نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر'' کے نام ہی واضح ہے، حال آں کہ پڑھنے والے طلبا وطبقۂ احناف سے تعلق رکھتے ہیں اور احناف و دیگر فقہا کے اصولِ حدیث محدثین کے اصول سے مختلف ہیں، یہی وجہ ہے کہ ایک حدیث محدثین کے اصول کے مطابق صحیح قرار پاتی ہے جب کہ فقہا کے یہاں وہ معلل قرار پا کر قابلِ احتجاج نہیں ہوتی۔ اس لئے ضروری تھا کہ حنفیہ کے اصولِ حدیث سے مستقلاً بحث کی جائے، اس نیک کام کا قرعہ فال میرے ہونہار شاگرد عبدالمجید ترکمانی کے نام نکلا، جس نے اس ذمے داری کو بہ حسن وخوبی انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس مقالے کے سات ابواب ہیں، پہلا باب مقدمہ کی حیثیت رکھتا ہے جس میں فاضل موصوف نے امام صاحب، صاحبین اور امام طحاوی کے ذکر کردہ اصولِ حدیث کو جمع کیا اور بڑی خوبی سے اصولیینِ حنیفہ کے طبقات بیان کئے ہیں (جس میں موصوف کو اولیت کا شرف حاصل ہے)۔ مقالے کے ساتواں ابواب اپنی الگ اہمیت رکھتے ہیں اور فاضلِ محقق نے ان کو حسن وخوبی اور پختہ کاری سے تحریر کیا ہے، لیکن تعارض، قیاس، خبر اور انقطاع کے ابواب خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

آخر میں مولف اور دیگر اہل علم کو دائرۃ البحث آگے بڑھانے کی نصیحت کے ساتھ اہل مدارس سے اس کتاب کو داخلِ نصاب کرنے کی بھی سفارش کی گئی۔ مقالے کے آخر میں جامع فہارس ہیں جس سے استفادہ بہت آسان ہوگیا ہے۔ ۱۴۳۰ھ میں مکتبۃ السعادۃ کراچی نے شائع کیا۔

ذیل میں تخصص فی علوم الحدیث میں لکھے جانے والے ان مقالات کی فہرست دی جارہی ہے جو ہمیں دست یاب ہو سکے ہیں۔

مقالہ ہائے تخصص فی علوم الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ

نمبر شمار	مقالہ	مقالہ نگار	زیرِ نگرانی	سن	کیفیت

۱۔	السنة النبوية و مكانتها فى ضوء القرآن الكريم	محمد حبیب اللہ مختار	مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ	۱۳۸۵ھ	مطبوع
۲۔	الكتب المدونة فى الحديث وأصنافها وخصائها	محمد زمان کلاچوی	// // //	۱۳۸۵ھ	مطبوع
۳۔	المسائل الستة من مصطلح الحديث	محمد اسلم ملتانی بن حکیم محمد حسن	//// //	۱۳۸۶ھ	مکتبہ جامعہ
۴۔	حاجة الأمة الى الفقه والاجتهاد	مفیض الدین ڈھاکوی	// // //	۱۳۸۷ھ	مکتبہ جامعہ
۵۔	عبد الله بن مسعود من بين فقهاء الصحابة	نور الحق بریسالی بن عین علی	// // //	۱۳۸۷ھ	مکتبہ جامعہ
۶۔	مسانيد الامام ابى حنيفة وعدد مروياته من المرفوعات والآثار	محمد امین اورکزئی	// // //	۱۳۹۰ھ	مطبوع
۷۔	مشائخ ابى حنيفة وأصحابه	محمد اظہار الحق چاٹگامی	// // //	۱۳۹۰ھ	مکتبہ جامعہ
۸۔	التعريف بشيوخ الدارمي	محمد جنید بن مولانا ابوالحسن جان جامی	// // //	۱۳۹۸ھ	مکتبہ جامعہ
۹۔	فتح الغفار للجمع بروايات نسخ الآثار	محمد انعام الحق بن نذیر احمد الصکریوی، بنگلہ دیش	// // //	۱۴۰۷ھ	مکتبہ مفتی انعام
۱۰۔	طبقات الحنفية المستفاد من سير اعلام النبلاء للذهبي	محمد ثانی بن محمد عبدالحلیم چشتی	// // //	۱۴۰۸ھ	مکتبہ چشتی

۱۱۔	فيض الستار بروايات كتاب الآثار	محمد جسیم الدین بن سلطان احمد	مولانا عبدالرشید نعمانیؒ	۱۴۰۸ھ	مکتبہ جامعہ
۱۲	كتاب الجرح والتعديل لحافظ على بن عثمان مار دنى الحنفى المعروف بالتركمانى	محمد مجتبیٰ بن مولانا اسحاق بنگلہ دیش	// // //	۱۴۰۸ھ	مکتبہ جامعہ
۱۳	الدر المنضد فى رجال مؤطا محمد	شبیر احمد	// // //	۱۴۰۸ھ	مکتبہ جامعہ
۱۴	فيض الستار فى تخريج أحاديث كتاب الآثار	محمود الحسن بن محمد جمشید علی بنگلہ دیش	// // //	۱۴۰۸ھ	مکتبہ جامعہ
۱۵	الامام الاعظم ابو حنيفة و خصومه	عبدالمالک بن شیخ عالم الکملائی	// // //	۱۴۱۰ھ	مکتبہ جامعہ
۱۶	المختار فى زوائد رجال الآثار	محمد شہید اللہ بن مؤمن الدین بنگلہ دیش	// // //	۱۴۱۰ھ	مکتبہ جامعہ
۱۷	نظرة عابرة فى الطامات التى ساقها اليمانى فى التنكيل	محمد عبدالمالک بن شیخ العالم محمد شمس الحق بنگلہ دیش	// // //	۱۴۱۱ھ	مکتبہ جامعہ
۱۸	الثبت فى ذكر اسانيد كتب السنة المشرفة المشهورة	روح الامین بن حسین احمد القاسمی	// // //	۱۴۱۱ھ	مکتبہ جامعہ
۱۹	الكلام المفيد فى تحرير الاسانيد جمع فيه اسانيد العلامة عبد الرشيد النعمانى	روح الامین بن حسین احمد بنگلہ دیش	// // //	۱۴۱۱ھ	مطبوع

۲۰	اغاثة الورى فى جمع احاديث الشافعي من السنن الكبرى	محمد سفیر بن محمد قاسم الشافعی سری لنکا	مولانا عبدالرشید نعمانیؒ	۱۴۱۱ھ	مکتبہ جامعہ
۲۱	الانتقاد الحثيث على تضعيف الألباني لبعض الأحاديث	محمد رمیزی بن فاروق الشافعی السیلانی	// // //	۱۴۱۱ھ	مجلس تحقیق
۲۲	حوار مع الالباني	شمیم محمد بن الشیخ عبدالسلام البنغلادیشی	// // //	۱۴۱۱ھ	
۲۳	القول المستحسن فى الذب عن السنن	محمد الیاس بن محمود الشافعی السیلانی	// // //	۱۴۱۲ھ	مکتبہ جامعہ
۲۴	القول الشافعي فى رجال الامام الشافعي	خلیل الرحیم بن محمد اسماعیل	// // //	۱۴۱۲ھ	مجلس تحقیق
۲۵	سنن الحنفي فى تخريج أحاديث الدولابي	محمد عبدالسلام بن القاری حفیظ الدین بنگلہ دیش	// // //	۱۴۱۲ھ	مجلس تحقیق
۲۶	تحفة الأخيار فى زوائد رجال شرح معاني الآثار	محمد نوراللہ بن خورشید حسین الکملائی	// // //	۱۴۱۲ھ	مجلس تحقیق
۲۷	تخريج احاديث سيد الانام من كتاب القرأة خلف للامام ابى بكر البيهقي	فضل الرحمٰن بن عبدالعزیز الدینی الشافعی سری لنکا	// // //	۱۴۱۲ھ	مجلس تحقیق

۲۸	السعی المستحسن فی الجمع بین المسند و السنن للامام محمد بن ادریس الشافعی	حسن فرید بن مواہب الشافعی سری لنکا	مولانا عبدالرشید نعمانیؒ	۱۴۱۲ھ	مجلس تحقیق
۲۹	التعلیقات علی احوال الرجال لابی اسحاق الخوارزمی (م۶۶۵ھ)	روح الدین بن الحاج فور محمد حری	// // //	۱۴۱۲ھ	
۳۰	رجال جامع المسانید للامام ابی مؤید محمد ابن محمود الخوار زمی (م۶۶۵ھ)	محمد معب اللہ بن مولانا محمد عبد اللہ الشیتاغونعی بنگلہ دیش	// // //		مکتبہ جامعہ
۳۱	دلیل المتعلم فیمن تکلم فیهم من رجال صحیح	احسان اللہ بن غلام محمد البلستانی	// // //		مجلس تحقیق
۳۲	تخریج أحادیث المعلولة من الأمهات الستة ملتقطة من کتاب العلل الحدیث للامام ابی محمد عبد الرحمان الرازی	محمد جواہر بن آدم لبی السیلانی	مولانا ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی	۱۴۱۳ھ	مکتبہ جامعہ
۳۳	حکم الخداع فی الاسلام فی ضوء احادیث المصراة و مذاهب الائمة فیها	عبداللہ المدعو بجد ابی البشر بن عماد الدین بنگلہ دیش	// // //	۱۴۱۴ھ	مکتبہ جامعہ
۳۴	سنن الحنفی فی تخریج احادیث الدولابی المجلد الثانی	محمد عبدالودود بن ربیع الحسن المؤقر بنگلہ دیش	// // //	۱۴۱۴ھ	مکتبہ چشتی

۳۵	جمع الزوائد علی شرح معانی الآثار المجلد الاول	محمد ابوالحسن بن امین اللہ الرفغونی	مولانا ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی	۱۴۱۵ھ	مکتبہ چشتی
۳۶	تخریج احادیث شرح النقایة من کتاب الأیمان الی کتاب المساقات	فرید الزمان بن فخر الزمان	// // //	۱۴۱۵ھ	مکتبہ جامعہ
۳۷	تخریج احادیث من کتاب عقود الجواهر المنیفة	محمد ابن الحسن بن رائح الدین بنگلہ دیش	// // //	۱۴۱۶ھ	مکتبہ جامعہ
۳۸	انس السالك فیما رواه الشافعی عن مالك	لطفی بن محمد یوسف النجری الاندونیشی	// // //	۱۴۱۹ھ	مکتبہ جامعہ
۳۹	الحفاظ والمحدثون بهراة و غزنة وبست	عبد الکریم بدخشانی	// // //	۱۴۲۰ھ	مکتبہ جامعہ
۴۰	رواة الحنفیة فی الصحاح و تراجمهم	محمد انوار حسین بن ابوالحسن بنگلہ دیش	// // //	۱۴۲۱ھ	مکتبہ جامعہ
۴۱	تذکرة الامام المجتهد محمد بن ادریس الشافعی	زاہاری بن یوسف القدحی	// // //	۱۴۲۱ھ	مکتبہ جامعہ
۴۲	الجمع بین الآثار	ایوب رشیدی	// // //	۱۴۲۲ھ	مطبوع
۴۳	رجال البخاری من عمدة القاری للعینی (الجزء الاول)	مطیع الرحمٰن بن رحمٰن بہادر صوابی	// // //	۱۴۲۲ھ	مکتبہ جامعہ
۴۴	أحادیث تلامیذ الامام الاعظم وأحادیث العلماء الاحناف فی الصحیح البخاری	مفیض الرحمٰن بن احمد حسین بنگلہ دیش	// // //	۱۴۲۲ھ	مطبوع

۴۵	شیوخ الامام الشافعی و تراجمهم	عبدالکریم بن مسعود انڈونیشیا	مولانا ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی	۱۴۲۲ھ	مکتبہ جامعہ
۴۶	تخریج الاحادیث و الآثار من کتاب الآثار للامام ابی حنیفة رحمه الله	جان محمد بن داد محمد الباہر الحسینی الافغانی	// // //	۱۴۲۲ھ	مکتبہ جامعہ
۴۷	تحقیق رجال نصب الرایة الذین ضعفهم الزیلعی فیه	محمد مفیض الرحمٰن بن احمد حسین بنگلہ دیش	// // //	۱۴۲۳ھ	مکتبہ جامعہ
۴۸	أربعین حدیثا عن اربعین شیخا للامام الشافعی جرحاو تعدیلا	معلم بن تقی الدین الحلوی فلپائن	// // //	۱۴۲۳ھ	مکتبہ جامعہ
۴۹	تخریج احادیث شرح الوقایة	ابراہیم بن عبد الرحیم الصینی	// // //	۱۴۲۳ھ	مکتبہ جامعہ
۵۰	غیث الغمام علی مسند الامام یعنی جمع مرویات الامام الاعظم علی کتاب الآثار و مسند للحصکفی من الکتب المتداولة	فخر الدین بن محمد عثمان الغلانی	// // //	۱۴۲۳ھ	مکتبہ چشتی
۵۱	تخریج احادیث الغرة المنیفة فی تحقیق بعض مسائل الامام ابی حنیفة للشیخ الامام سراج الدین محمد بن اسحاق بن احمد الغزنوی (م۷۷۳ھ)	عرفان سفیر عباسی بن محمد سفیر عباسی کشمیری	// // //	۱۴۲۴ھ	مکتبہ جامعہ
۵۲	زوائد مؤطا لامام مالك بروایة الامام محمد ابن الحسن الشیبانی	عبدالباسط بن عبدالخالق	// // //	۱۴۲۴ھ	مکتبہ جامعہ

۵۳	تذكرة الموضوعات للمحدث الكبير محمد طاهر الفتنى (م۹۸٦ھ)	عبدالغفار بن احمد الخراسانی	مولانا ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی	۱۴۲۵ھ	مکتبہ جامعہ
۵۴	تراجم علماء الحنفية فى القارة الافريقيه	ابوبکر بن عبداللہ احمد قاسم البوزی	؍؍ ؍؍ ؍؍	۱۴۲۵ھ	مکتبہ جامعہ
۵۵	تراجم شيوخ الترمذى	طفیل احمد حقانی بن شیر نبی خان	؍؍ ؍؍ ؍؍	۱۴۲۵ھ	مکتبہ جامعہ
۵٦	تراجم الحفاظ الشافعية فى القرن الرابع	محمد ریاس بن محمد حافظ الشافعی سری لنکا	؍؍ ؍؍ ؍؍	۱۴۲٦ھ	مکتبہ جامعہ
۵۷	فوز الكرام بما ثبت فى وضع اليدين تحت السرة أو فوقها تحت الصدر عن الشفيع المظلل بالغمام	محمود الحسن السندی	؍؍ ؍؍ ؍؍	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ
۵۸	حاشية على الجامع الصحيح للامام البخارى للعلامة محمد اكرم السندى	عبدالرحمٰن اویس	؍؍ ؍؍ ؍؍	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ
۵۹	مقدمة مسند الامام ابى حنيفة لابن العوام	احمد رضا سرگودھوی	؍؍ ؍؍ ؍؍	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ
٦۰	الفتح الرحمانى شرح مؤطا الامام محمد بن الحسن الشيبانى تأليف امام ابراهيم بن حسين ابن بيرى (م۱۰۹۹ھ)	احسن احمد بن عبدالشکور	؍؍ ؍؍ ؍؍	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ

۶۱	المتکلمون فی الرجال جرحا و تعدیلا من السادة الشافعیة منذ القرن السادس الی القرن الثامن	احمد تسنیم بن اجود السیلانی	مولانا ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ
۶۲	ثلاثیات الامام محمد بن الحسن الشیبانی	طارق جمیل بن محمد ایاز	// // //	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ
۶۳	ملخص طبقات الذهبی، تلخیص تذکرة الحفاظ للذهبی لامام عبد المنان الوزیر آبادی (م۱۳۳۴ھ)	عبدالرحمٰن بن نذر حسین	// // //	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ
۶۴	الأحادیث العوالی للامام المزی تخریجها وتحقیقها من خلال کتابه تنهیب الکمال من حرف الالف الی حرف الجیم	محمد رضوان بن محمد اسماعیل السیلانی	// // //	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ
۶۵	الأحادیث العوالی للامام المزی حرف الدال	ابوالعائش قمر العارفین بن اثنان الکبری الشافعی	// // //	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ
۶۶	المتکلمون فی الرجال من الشافعیة من القرن الثالث الی القرن الخامس	عبدالهادی بن ابی بکر المالیزی	// // //	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ
۶۷	قضاء الوطر من نزهة النظر فی توضیح نخبة الفکر للمحدث برهان الدین ابراهیم ابن ابراهیم بن الحسن المالکی (م۱۰۴۴ھ)	محمد اسداللہ بن عبدالرحمٰن	// // //	۱۴۲۷ھ	مکتبہ جامعہ

۶۸	جمع و تخریج لمرویات الامام ابی داؤد الطیالسی من غیر مسنده	عبدالرؤف بن محمد اکرم	مولانا ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی	۱۴۲۸ھ	مکتبہ جامعہ
۶۹	تذکرة شیوخ الامام الاعظم ابی حنیفة جرحاو تعدیلا من حرف السین الی حرف العین	محمد سلمان بن ثناءاللہ الواحدی	// // //	۱۴۳۸ھ	مکتبہ جامعہ
۷۰	جمع من قال فیهم الامام البخاری "فیه نظر" من خلال التاریخ الکبیر و الکلام علیه	نورالرازق بن فضل المنان	// // //	۱۴۲۸ھ	مکتبہ جامعہ
۷۱	دراسات فی اصول الحدیث عند الحنفیة	عبدالمجید بن عبدالرؤف الترکمانی	// // //	۱۴۲۹ھ	مکتبہ جامعہ
۷۲	الرواة الحنفیة من الصحاح الستة	محمد برکت اللہ بن گل دراز	// // //	۱۴۲۹ھ	مکتبہ جامعہ
۷۳	رجال البخاری من عمدة القاری للعینی الجزء الثانی	وجیہ احمد ذکائی بن ذکی احمد ذکائی	// // //		مکتبہ جامعہ
۷۴	الدر البهیة فی کتب الحدیث و آثار اعلام الحنفیة	عبدالرحیم النارولی	// // //		مکتبہ جامعہ
۷۵	قلائد الدرس علیٰ نتیجة النظر فی علم الاثر لابن حمات الدمشقی	وصی اللہ اورکزئی	// // //	۱۴۳۰ھ	مکتبہ جامعہ
۷۶	وثیقة الاکابر	احمد سعید البشاوری	// // //	//	

۷۷	الاحادیث العوالی للامام المزی	عبدالحنان انڈونیشیا	مولانا ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی	//	
۷۸	الامام یحییٰ بن سعید القطان وجهوده فی التعدیل	ساجداللہ بونیری	// // //	//	
۷۹	تخریج الاحادیث المسنده من احکام القرآن للجصاص و الکلام علی اسانیدها جرحاو تعدیلا	علی احمد جوہر آبادی	// // //	//	

ذیل میں ان چند مقالوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو ہمیں دست یاب تو نہیں ہو سکے مگر مفتی احمد الرحمٰن نے اپنے مقالے ''جامعۃ العلوم الاسلامیہ تأسیس وارتقاء'' مشمولہ مقالات رحمانی و بینات اشاعت خاص بہ عنوان ''محدث العصر'' میں ذکر کیے ہیں۔

نمبر شمار	مقالہ نگار	مقالہ	زیر نگرانی	سن
۱	مولوی محمد اسحاق سلہٹی	کتابته الحدیث و ادوار تدوینه	مولانا ادریس میرٹھی	۱۳۸۷ھ
۲	مولوی عبدالحکیم سلہٹی	وسائل حفظ الحدیث و جهود الامة فیه	//	۱۳۸۷ھ
۳	مولوی عبدالحق ڈیروی	مصطلح الحدیث و اسماء الرجال و الجرح	//	۱۳۸۷ھ
۴	مولوی حبیب اللہ مہندی	الصحابة و ماورووه من الاحادیث	//	۱۳۸۷ھ
۵	مولوی عبدالرؤف ڈھاکوی	السنة النبویه و الامام الاعظم ابو حنیفةؒ	//	۱۳۸۸ھ
۶	مولوی مہر محمد میانوالوی	الکوفة و علم الحدیث	//	۱۳۸۹ھ

۷	مولوی عبد الغفور سیالکوٹی	الامام الطحاوی و میزانه فی الحدیث بین محدیثی عصرہ	//	۱۳۸۹ھ
۸	مولوی عبد القادر کھلنا	ایضاً	//	۱۳۸۹ھ
۹	مولوی محمود الحسن میمن شاہی	الامام ابو یوسف محمد ثار فقیهاً	//	۱۳۸۹

حواشی حوالہ جات

۱۔ مقالات الکوثری، شیخ زاہد الکوثری: وحیدی کتب خانہ پشاور ص ۶۷

۲۔ نقوشِ رفتگان، مفتی تقی عثمانی ص ۲۹۷

۳۔ بیانات اشاعتِ خاص بنام محدث العصر ص ۲۴۳

۴۔ مولانا میرٹھیؒ کے تفصیلی حالات کے لئے شخصیات و تأثرات، مولانا یوسف لدھیانویؒ اور نقوشِ رفتگان، مفتی تقی عثمانی میں ملاحظہ فرمائیں، زیرِ نظر مضمون میں ذکر کردہ مولانا میرٹھی کے متعلق غیر مطبوعہ معلومات مولانا کے پوتے مولانا محمد سعد میرٹھی سے حاصل کی گئی ہے، راقم اس تعاون پر ان کا شکرگزار ہے۔

۵۔ ''مقدمۂ الامام ابن ماجہ و کتابہ السنن''، شیخ عبد الفتاح ابوغدہ، ط: الرحیم اکیڈمی کراچی ص ۱۷

۶۔ محولہ حوالہ جات تو محولہ بالا کتابوں میں ملاحظہ ہوں، دیگر معلومات ''غایۃ الامانی فی ترجمۃ شیخنا النعمانی، مشمولہ الکلام المفید' اور عبد الحلیم چشتی برادرِ صغیر مولانا نعمانیؒ، ڈاکٹر عبد الشہید نعمانی سے ماخوذ ہیں، تفصیلی حالات کے لئے شخصیات و تأثرات'' اور رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر ایک دن سید ابوالخیر کشفی ملاحظہ فرمایئے۔

۷۔ یہ تمام معلومات استاد محترم ہی سے حاصل کردہ ہیں، بندہ استاد محترم کے اس تعاون اور اس مضمون کی تیاری میں قدم قدم پر راہ نمائی کرنے پر ان کا تہہ دل سے شکرگزار ہے۔

۸۔ مقدمہ اسلام میں سنت و حدیث کا مقام، محدث العصر یوسف بنوریؒ ص ۴ ط: مکتبہ بینات کراچی۔